جماعتِ اسلامی کیا دیتی ہے؟

جناب پروفیسر سیّد محمد سلیم

آج دنیا میں سوا پانچ ارب انسان آباد ہیں۔ ان میں سے آپ کا شمار ملتِ اسلامیہ میں ہے۔ آپ مسلمان ہیں۔ آپ انسان کی عبدیت اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور معبودیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان ہونا بہت بڑا شرف ہے اور اعزاز ہے۔

مسلمانوں کی دنیا میں آج ۴۶ آزاد ریاستیں ہیں۔ ان میں سے ترکیہ اور انڈونیشیا نے برملا اپنے لادین ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ باقی ریاستوں نے لادین ہونے کا اعلان تو نہیں کیا ہے لیکن اسلامی ریاست ہونے کا بھی اعلان نہیں کیا ہے۔ انہوں نے صرف یہ کہا ہے "اسلام ہمارا مذہب ہے۔" پاکستان واحد ملک ہے جس نے بذریعہ قانون ساز اسمبلی باقاعدہ اسلامی ریاست ہونے کا اعلان کیا ہے۔ (قرار دادِ مقاصد' ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء)۔ اس لیے پاکستان جیسی اسلامی ریاست کا شہری ہونا بہت بڑا اعزاز ہے۔ اسلامی ریاست کے اندر ادنیٰ خدمت گار بننا مُوجب اجرو ثواب ہے۔ اسلامی نظامِ حیات کا نفاذ مخلص مسلمانوں کے ہاتھوں عمل میں آسکتا ہے۔ باعمل اور مخلص مسلمانوں کی تیاری کا کام صرف جماعتِ اسلامی انجام دے رہی ہے۔

پاکستان کے اندر جماعت اسلامی واحد جماعت ہے جو نفاذِ اسلام کی داعی ہے' جس نے اپنا مقصد یہ مقرر کیا ہے کہ انفرادی سطح پر افراد کو آمادہ کرے کہ وہ اپنی زندگیاں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں بسر کریں اور اجتماعی سطح پر حکومت کو آمادہ کرے کہ وہ ہر قسم کی کارگزاری اور کاروبار اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اور فرماں برداری میں انجام دے۔

دعوت الی اللہ کا یہ وہ عظیم مقصد ہے جس کے لیے انبیاء کرام مبعوث ہوئے تھے۔ آپ ایک ایسی تحریک کے کارکن ہیں۔ یہ تیسرا بڑا شرف اور اعزاز ہے جو آپ کو حاصل ہے۔ اس مجدو شرف کی توثیق قرآن مجید ان الفاظ میں فرماتا ہے:

> "اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔" (حٰم سجدہ۔ ۳۳)

جماعتِ اسلامی اپنے کارکن کی تربیت کرتی ہے' سنوارتی ہے' سدھارتی ہے۔ اخلاقِ حسنہ سے آراستہ کرتی ہے' اخلاقِ رذیلہ سے دور رکھتی ہے' صلاحیتوں کو ابھارتی ہے' جلابخشتی ہے اور ایک فعال کارکن بناتی ہے۔

سب سے پہلے جماعتِ اسلامی اپنے کارکنوں کے اندر صحیح عقائد' صحیح افکار اور صحیح جذبات

پروان چڑھاتی ہے۔ شرک و کفر، بدعت و فرسودہ رسوم و رواج کے جنگل سے باہر نکالتی ہے۔ آزاد کھلی فضا میں دینِ حنیف کی پیروی کی تلقین کرتی ہے۔ بندۂ رب اور متبعِ رسولؐ بناتی ہے۔ فروعی اور اختلافی مسائل کے چکر سے باہر نکالتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں عمرِ عزیز کے اوقات ضائع ہونے سے بچاتی ہے۔ حق و باطل میں تمیز کرنا سکھاتی ہے۔ اہم اور غیراہم میں فرق کرنا بتاتی ہے۔ باطل کے خلاف دل میں نفرت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ نظامِ باطل سے مجادلہ کرنے اور احقاقِ حق کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ ذہنی اور فکری مرعوبیت دور کرتی ہے۔

اسلام کی روشن راہ پر چلنا سکھاتی ہے۔ اس پر زندگی گزارنے کا عزمِ جواں پیدا کرتی ہے۔ حق پرستی کا سرور بخشتی ہے۔ بے مقصد اور لا ابالی زندگی گزارنے سے بچاتی ہے۔ بامقصد زندگی بسر کرنے پر تیار کرتی ہے۔ نقطۂ نگاہ میں وسعت اور رفعت پیدا کرتی ہے۔ بے غرضانہ جدّوجہد کا ہنر سکھاتی ہے۔

جماعت اسلامی ہر لحہ مسلمان بن کر زندگی گزارنے کی تلقین کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں کارکنوں کے اندر ہر گوشۂ حیات اور ہر شعبۂ حیات کو دائرہ اسلام میں بسر کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور وہ علوم و فنون کے ہر دائرہ میں اسلام کو نافذ اور جاری و ساری دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلامی ریاست، اسلامی سیاست، اسلامی اقتصادیات، اسلامی بینکنگ، اسلامی قانون، اسلامی تعلیمات میں پیش قدمی ہو رہی ہے۔ کہیں فنِ تدریس کو اسلامی رنگ دیا جارہا ہے۔ کہیں سائنس کو اسلامی قالب عطا کیا جارہا ہے۔ وہ ہر میدان میں، ہر محاذ پر، اور ہر سرگرمی میں مسلمان بن کر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ جماعتِ اسلامی نے دین کے مفہوم میں وسعت دے دی۔ اس کو ساری زندگی پر حاوی کر دیا۔

جماعتِ اسلامی اپنے کارکنوں اور وابستگان کی ذہنی، فکری، دینی اور اخلاقی تربیت کرتی ہے۔ اپنا خون جگر جلاتی ہے اور افراد کی تربیت کرتی ہے۔ حق پر ڈٹ جانے کا حوصلہ ان کے اندر پیدا کرتی ہے۔ باطل سے آنکھیں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی جرأت اور ہمت بخشتی ہے۔ باطل کی مرعوبیت ختم کر دیتی ہے۔

جماعتِ اسلامی نے دینداری کے مفہوم میں وسعت پیدا کر دی ہے۔ ہر کام دینی ہے، بشرطیکہ دینی جذبہ سے کیا جائے۔ اور ہر کام بے دینی ہے اگر وہ غلط نیت سے کیا جائے۔ اس کے بعد جماعت کے کارکن دری بچھانے، پوسٹر لگانے سے لے کر ہر قسم کا کام کرتے ہیں، جلسہ آراستہ کرتے ہیں، دعوتی دورے کرتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں، مضامین لکھتے ہیں، اشاعت کرتے ہیں،

یہ سب دینداری ہے۔

جماعت کارکنوں کی تربیت کرتی ہے ان کو بولنا سکھاتی ہے۔ بات کرنے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ علوم کا ذخیرہ ان کو مہیا کرتی ہے۔ وہ بے دھڑک سیاست و ریاست پر گفتگو کرتے ہیں۔ قانون اور دستور کا فرق بیان کرتے ہیں۔ ریاست کے دائرہ کار سے بحث کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ یہ زبان جماعت کے لٹریچر نے دی ہے۔ جماعت نے کارکنوں کے اندر نظم' سلیقہ اور ضبطِ اوقات کا طریقہ سکھایا' وقت کی قدر کرنا سکھایا' مقصدی زندگی بسر کرنا سکھایا' خود پرستی کے خول سے باہر نکال کر معاشرہ اور اجتماعیت کی خاطر جدّوجہد کرنا سکھایا' خدمتِ خلق پر آمادہ کیا' بے لوث خادموں کی فوج تیار کر دی۔

جماعتِ اسلامی ذہنیت کو نکھارتی ہے۔ تطہیر افکار کرتی ہے۔ شخصیت کی تعمیر کرتی ہے۔ عادات و خصائل کی اصلاح کرتی ہے۔ صلاحیّتوں کو ابھارتی ہے' جلا بخشتی ہے۔ استعمال سے صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ عدم استعمال سے ان کو زنگ لگ جاتا ہے۔ جماعت اسلامی اپنا خون پسینہ بہاتی ہے' خونِ جگر جلاتی ہے' تب کہیں تعمیرِ شخصیت ہوتی ہے' تب ایک فعال کارکن تیار ہوتا ہے۔

جماعتِ اسلامی نے سکھایا کہ اقامتِ دین کی مہم تن تنہا سر نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے اجتماعی جدّوجہد اور اجتماعی قوت درکار ہے۔ جماعتِ اسلامی نے اجتماعیت کا سبق دیا۔ اطاعتِ امیر سکھائی۔ نظم کی پابندی سکھائی۔ باہمی مشورہ کا طریقہ سکھایا۔ ساتھ چلنے اور ساتھ لے کر چلنے کی تربیت دی۔ تنقید و محاسبہ کا طریقہ رائج کیا۔ تنقید سننے کا حوصلہ پیدا کیا۔ آج جب کہ ساری دنیا نفس پرستی اور اغراض پرستی میں مبتلا ہے' یہ کارکن اپنا دامن بچائے ہوئے ہیں۔ حکومت کے اندر بھی رہے اور باہر بھی' ان کے دامن پر دھبہ نہ آیا۔

سب سے آخر لیکن سب سے اوّل اور سب سے اہم' جماعتِ اسلامی کارکنوں کو خلوص و للہیّت کی تلقین کرتی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے لیے خلوص اور دلسوزی کی تلقین کرتی ہے۔ تعلق باللہ قائم کرنے پر زور دیتی ہے۔ کوئی شخص یہ ساری کھکھیڑ' یہ تنقید' یہ محاسبہ برداشت نہیں کر سکتا جب تک اخلاص نہ ہو' جب تک تعلق باللہ نہ ہو۔

تحریک کے کارکن کی دو ہی حالتیں ہو سکتی ہیں۔ یہ کہ وہ عملاً میدانِ کارزار میں موجود ہے۔ باطل افکار اور باطل نظام سے برسرِ پیکار ہے۔ اقامت دین اور قیامِ نظامِ الٰہی کے لیے سرگرم عمل ہے۔ یہ عجیب پیکار ہے۔ یہ ذہنی دنیا میں لڑی جاتی ہے۔ یہاں حریف وہ ہی نہیں ہوتے جو

باقی بر صفحہ ۵۶